ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حرمت نکاح شغار

مع فتاویٰ علماء کرام عرب و عجم

مصنفہ

جناب مولانا عبدالقادر صاحب حصاری

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جناب مولانا حافظ عبدالغفار صاحب سلفی نائب مفتی

مدرسہ دارالسلام و امام محمدی مسجد کراچی

ناشر مکتبہ سعودیہ حدیث منزل کراچی

فون ۳۶۰۸۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حرمت نکاح شغار

مع فتاویٰ علماء کرام عرب و عجم

مصنفہ

جناب مولانا عبدالقادر صاحب حصاری

حسب فرمائش

www.KitaboSunnat.com

جناب مولانا حافظ عبدالغفار صاحب سلفی نائب مفتی

مدرسہ دارالسلام و امام محمدی مسجد کراچی

ناشر مکتبہ سعودیہ حدیث منزل کراچی

فون ۳۶۰۸۹

پریس کراچی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فیصلہ شرعیہ

کہ

(نکاح مبادلہ و بٹہ مروجہ حرام ہے)

حضرات اہل اسلام! اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت وکفر میں جس طرح دیگر رسومات قبیحہ وعادات شنیعہ کا رواج عام تھا۔ اسی طرح نکاح جاہلیت کی بھی چند قسمیں مروج تھیں جن میں نکاح شغار خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جس کو ہمارے محاورے میں ادلا بدلی اور بٹہ نکاح کہا جاتا ہے۔ جب پیغمبر حضرت احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ملک عرب کی خصوصاً اور دیگر ممالک کی عموماً اصلاح فرمائی۔ اور تمام مفاسد اور فواحش اور برائیوں کا استیصال کیا۔ تو نکاح بٹہ کو بھی حرام قرار دے کر ملک عرب سے ملیامیٹ کر دیا تھا۔ پھر عہد رسالت میں کبھی نکاح بٹہ نہ ہوا جب مسلمانوں میں فرقہ بندی اور شر و فساد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتنے برپا ہوئے۔ اور اسلام پر انقلاب آیا۔ تو وہی رسومات جاہلیت وکفر عود کر آئیں۔ چنانچہ ایسا تغیر اور انقلاب پیدا ہوا کہ جاہلیت کی رسمیں عقائد و خیالات میں عبادات و معاملات میں داخل ہو کر مذہبی صورت اختیار کر گئیں۔ انہی میں سے ایک رسم جاہلیت نکاح بٹہ بھی ہے۔ جس کو اسلام نے حرام ٹھہرایا تھا۔ آج وہ بعض فرقوں اور قوموں میں مروّج بالجملہ ہے۔ علماء ابناء الزماں قوم پرست اور شرار العلماء اس کے جواز کا فتویٰ دے کر اس کی حرمت کو حلت اور ذلت کو عزت۔ اور بدعت کو سنت اور ضلالت کو ہدایت اور کفر کو اسلام اور شر و فساد کو امن و سکون قرار دے رہے ہیں۔ جو اسلام اور مسلمانوں پر صریح ظلم ہے۔ بنا بریں یہ رسالہ شائع کر کے واضح کیا جاتا ہے کہ نکاح بٹہ وتبادلہ شرعاً حرام ہے۔ اور اہل اسلام کا یہ مذہبی فرض ہے کہ اس نکاح حرام کا انسداد کریں۔ نکاح بٹہ کی حرمت کے دلائل ملاحظہ ہوں۔

نکاح بٹہ کی حرمت کے دلائل

(۱) محلی ابن حزم جلد ۹ ص ۵۱۳ میں حدیث ہے (عن انس)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا شغار فی الاسلام یعنی حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام میں نکاح بٹہ جائز نہیں ہے (بلکہ زمانۂ جاہلیت کی پیداوار ہے)

(۲) عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن الشغار (حوالہ مذکورہ) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح بٹہ سے منع فرمایا۔

(۳) عمران بن حصین نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا شغار فی الاسلام کہ اسلام میں بٹہ نہیں ہے۔ یعنی اسلام میں نکاح بٹہ کا وجود نہیں ہے۔ یہ کفار کا پیدا کردہ ہے۔

(۴) عن ابن عمر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم نھی عن الشغار کہ نبی کریم صلعم نے نکاح بٹہ کرنے سے روک دیا۔ آخری دونوں حدیثیں ترمذی وغیرہ میں ہیں اور حدیث لا شغار فی الاسلام صحیح مسلم میں بھی ہے۔

امام ترمذی حدیث شغار لکھ کر فرماتے ہیں کہ "والعمل علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هذا عند عامۃ اہل العلم لا یرون نکاح الشغار" کہ عام اہلِ علم۔ صحابہ کرام۔ تبع تابعین وغیرہ کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ کہ وہ نکاح بٹہ جائز نہیں رکھتے۔ تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی میں ہے کہ" قال ابن عبد البر اجمع العلماء ان نکاح اشغار لا یجوز" کہ علماء نے اس پر اجماع کیا ہے کہ نکاح بٹہ جائز نہیں ہے۔

(۹) عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ۔ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایما امراۃ نکحت علی صداق او حباء او عدۃ قبل عصمۃ النکاح فھو لھا۔ وما کان بعد عِصمۃ النکاح فھو لمن اعطیہٗ واحق ما اکرم الرجُل علیہ ابنتہ او اختہ رواہ احمد والاربعۃ الا الترمذی۔ یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جونسی عورت مہر یا عطیہ پر یا کسی وعدہ پر نکاح کرے۔ تو یہ چیز اس عورت کی ہے۔ خواہ کوئی دُوسرا اپنے لئے شرط کرے۔ بشرطیکہ وہ چیز اور شرط عقد نکاح سے پہلے دی جائے یا ذکر کی جائے اور جو عقد نکاح کے بعد ہو۔ وہ اس کا حق ہے جس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا گیا ہے۔ اور جس کو دیا گیا۔ وہ بُرا نہ سمجھے کیونکہ بہت اچھی چیز جس پر انسان کی عزت کی جاوے اس کی بیٹی یا بہن ہے۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ عقد نکاح سے پہلے جو چیز دی جاتی ہے۔ یا کسی چیز کی شرط کی جاتی ہے۔ وہ عورت کا حق ہے۔ نکاح بیٹہ میں لڑکی بدلہ لڑکی لینی دینی شرط کی۔ تو ایک لڑکی دُوسری لڑکی کا حق ہوا۔ اور وہ ایک دُوسری کا عوض ٹھہریں۔ لیکن یہ حق ان کو دیا نہیں جاتا۔ اور نہ آسکتا ہے۔ دُوسرے لے جاتے ہیں۔ اور وہ اولاد بدلی کر لیتے ہیں۔ یہی جاہلیت کا شعار تھا۔ جس کو حرام قرار دیا گیا۔ اب مہر ساتھ ہونے کی صورت میں لڑکی اور مہر ایک دُوسری کا عوض ہو جاتی ہیں۔ یہ بھی حرام ہے۔ کیونکہ جب اکیلی لڑکی دُوسری لڑکی کا عوض بنانی حرام ہے۔ تو مہر کے ساتھ ایک دُوسری کا بدلہ ٹھہرانی بھی حرام ہے۔ وہ ایک دُوسری کا بدلہ ہونے میں تو یکساں ہیں فتدبروا یا اولی الابصار۔

(۶) فتاوی نذیریہ میں تخییص الحبیر وغیرہ سے یہ حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقل کی ہے۔ کہ آنجناب صلعم نے فرمایا کہ لانکاح الا بولی مرشد وشاھدی عدل کہ نکاح بغیر خیر خواہ اور دو عادل گواہوں کے صحیح نہیں۔ اس حدیث سے ولی خیر خواہ کا ہونا شرط ثابت ہوا۔ نکاح بٹہ مروجہ میں ولی خیر خواہ لڑکی کا نہیں ہوتا۔ بلکہ لڑکے کا ہوتا ہے۔ جس کی خاطر لڑکی دیتا ہے لڑکی کو تکلیف ہو یا اس کو خاوند پسند ہو یا نہ ہو۔ خاوند بالغ ہو یا نابالغ ہو مر جائے یا زندہ رہے۔ لڑکی دوسری لڑکی کے عوض میں گرفتار رہے گی۔ بوڑھے شخص کے گھر رہے۔ یا دائم المریض کے نکاح میں رہے۔ یا نابالغ کے نکاح میں رہے بہر صورت لڑکی مجبوراً رہے گی اور ولی کو بدعا دیتی رہے گی کیونکہ اس نے لڑکی کی خیر خواہی کرتے ہوئے نکاح نہیں دیا۔ بلکہ اپنا اور اپنے لڑکے کا اُلو سیدھا کیا ہے۔

(۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی حمد وثنا کے بعد یہ تقریر بیان فرمائی کہ فما بال رجال یشترطون شروطا لیست فی کتاب اللہ ما کان من شرط لیس فی کتاب اللہ فھو باطل وان کان مائۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرطٍ فقضاءُ اللہ احق وشرط اللہ اوثق (بخاری مسلم)

یعنی کیا حال ہے ان لوگوں کا جو اپنی طرف سے ایسی شرطیں باندھتے ہیں۔ جو کہ آپ اللہ (قرآن) میں نہیں ہیں جو ایسی شرط کہ کتاب اللہ میں نہیں ہے۔ باطل ہے۔ اگرچہ وہ سنو شرط ہو۔

فیصلہ اور حکم الٰہی عمل کرنے کے لائق ہے۔ اور شرط اللہ تعالےٰ کی بہت مضبوط ہے۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جو شرط قرآن وحدیث میں نہ ہو وہ باطل ہے۔ لڑکی کے بدلہ میں لڑکی دینا قرآن وحدیث سے ثابت نہیں ہے۔ بلکہ قرآن وحدیث سے یہ ظاہر ہے کہ یہ رسم کفار تھی۔ اسلام میں یہ چیز پائی نہیں گئی۔ جب یہ شرط باطل ہے تو نکاح بٹہ کرنا بھی باطل ہے۔ جو شخص اس شرط جاہلیت کو جائز کہے۔ وہ قرآن وحدیث سے یہ شرط ثابت کرے۔

اگر کوئی یہ کہے کہ شرط تو بے شک باطل اور لغو ہے لیکن نکاح ہو جائے گا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جو شرط عقد سے خارج ہو۔ اس کے باطل ہونے سے تو عقد کے باطل ہونے میں اختلاف ہے لیکن جو صلب عقد میں شرط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل ہو۔ اس کے باطل ہونے سے عقد باطل ہوجاتا ہے
اس واسطے حضرت فاروق رضؓ کا فرمان کہ مقاطع الحقوق
عند الشروط کہ شرطوں کے قطع ہونے سے حقوق قطع
ہوجاتے ہیں۔ اور قاعدہ اذا فات الشرط فات المشروط کہ
شرط ٹوٹنے سے مشروط بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ پس بٹہ کے نکاح
میں جو لڑکی بدلہ لڑکی کے شرط ہے۔ یہ عین عقد میں شرط ہے
اور سب سے پہلے کرلی جاتی ہے۔ اور فریقین کو اس کی
پابندی ضرور ہی کرنی پڑتی ہے۔ اب اگر اس شرط کو پورا
کیا جائے گا۔ تو باطل پر عقد کا کرنا۔ اور باطل چیز کا عمل
میں لانا۔ لازم آیا۔ سو یہ حرام ہے۔ لہذا یہ حرام ہے اور اگر
پورا نہ کریں گے۔ یعنی ایک شخص اپنی لڑکی دیدے گا اور
دوسرا نہ دے گا۔ اور شرط باطل پر عمل نہ کرے گا۔ تو یہ ٹھیک
ہے اور نکاح صحیح ہے۔ اس سے بٹہ بھی خود ہی دفع ہوجائیگا
لیکن ایسا کم کرتے ہیں۔ اور جو کرتے ہیں۔ ان میں لڑائیاں
جھگڑے۔ مقدمے قائم ہوجاتے ہیں۔ اور اس نکاح کو کالعدم
سمجھتے ہیں۔ مشکوٰۃ میں حدیث ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا
کہ احق الشروط ان توفوا بہ ما استحللتم بہ الفروج.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(متفق علیہ) یعنی لایق ترین شرطوں کی کہ تم ان کو پورا کرو وہ شرطیں ہیں کہ جن کے ساتھ تم نے شرمگاہیں حلال کی ہیں۔

اس حدیث سے یہ ظاہر ہوا کہ جو شرطیں عقد میں داخل ہیں۔ اور ان پر عقد کا دارومدار ٹھہرایا گیا ہے۔ اور ان شرطوں کی وجہ سے عورت حوالہ کی گئی ہے۔ تو اس کا پورا کرنا ضروری ہے۔ ورنہ عورت حلال نہ ہو گی۔ اب بٹہ میں جو شرط لڑکی بدلہ لڑکی کے ہے۔ اور ایک لڑکی دے کر دوسری لڑکی حلال کی ہے۔ یہ حرام ہے کیونکہ فرج کے عوض فرج اور شرمگاہ کے بدلے شرمگاہ بنتی ہے۔ یہی بے غیرتی اور بے حیائی جاہلیت میں تھی۔ جس کو اسلام نے حرام کیا۔ اور اگر شرط پوری نہ کی تو بٹہ خود ہی نہ رہے گا۔ بہر صورت بٹہ باطل ہے۔

ان دلائل سے ثابت ہوا کہ نکاح بٹہ حرام ہے۔ جس کی حرمت میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ "وما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا" کہ جو چیز دی تم کو رسول اللہ نے اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکڑ لو اور جس چیز سے منع کر دیا اس سے رُک جاؤ۔ اسلئے
ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس مہلک مرض سے جس نے
ہماری اخلاقی اور اقتصادی حالت پر بُرا اثر ڈال رکھا ہے
خود بچے اور دوسرے لوگوں کو بچائے۔ کیونکہ خیر الامت
کا یہ وصف ہے کہ تامُرون بالمعروف و تنھون عن
المنکر کہ نیکی کا تم حکم کرتے ہو اور بُرے کام سے روکتے
ہو۔ اس کام کا بُرا ہونا ظاہر ہوا۔ کہ یہ اسلام کی چیز
نہیں ہے کفر کی ہے۔

پھر مقامِ تعجب ہے کہ باوجود نکاح بٹہ کے حرام اور رسم
کفر ہونے کے آج کل اس کا رواج بہت ہو رہا ہے حتی
کہ بعض قوموں میں کوئی شادی بغیر نکاح بٹہ کے نہیں ہوتی
اور بعض نام نہاد مفتی اس کے جواز کا فتویٰ دیتے ہیں۔
اور اکثر نیم مُلّا اس نکاح کو پڑھ دیتے ہیں۔ اور عوام کالانعام
اور بعض خواص بدحواس اس کو یقیناً جائز سمجھتے ہیں حالانکہ
اسلام میں اس کے جائز ہونے کی دلیل نہیں ہے ہاں
محض لفظ شغار کے معنوں میں شبہات ڈال کر اور رائے
وقیاس سے کام لے کر جائز بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ شغار کی تعریف اور اس کے اقسام

حدیث شریف میں جس شغار کی اسلام میں نفی کی گئی ہے۔ اس سے مُراد نکاح تبادلہ ہے۔ جس کو بٹہ کا نکاح کہتے ہیں۔ یعنی باہم ایک لڑکی کو دُوسری لڑکی کے بدلہ میں دے کر نکاح کرنا۔ مثلاً ایک مرد دُوسرے مرد سے یوں کہے کہ تیری لڑکی مجھے یا میرے لڑکے کو نکاح میں دیدے۔ میں تجھ کو یا تیرے لڑکے کو اپنی لڑکی کا نکاح دیدوں گا۔ یا یُوں کہے کہ مجھے تیری بہن نکاح میں دیدے میں اپنی بہن تجھ کو نکاح میں دیدوں گا۔ حقیقت شغار کی صرف اتنی ہے کہ لڑکی عوض لڑکی کے شرط کرکے نکاح میں دینا ہو۔ خواہ وہ دُختر ہو یا ہمشیرہ ہو۔ یا کوئی اور رشتہ دار لڑکی ہو۔ لیکن بدلہ میں دینا ایسا مشروط ہو کہ بغیر اس کے دُوسرا نکاح ہو۔ اگر ہو تو اس کو معتبر تصوّر نہ کیا جائے۔

بس یہ نکاح بٹہ ہے۔ جو شرعاً حرام ہے۔ اور اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ جانبین سے نکاح میں مہر مقرر نہ کیا جائے اور صرف لڑکی عوض لڑکی نکاح میں دیجائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری یہ کہ لڑکی کے بدلے میں لڑکی لینی دینی شرط کی جاوے۔ اور نکاح کے وقت طرفین میں مہر بھی مقرر ہو۔ یہ دونوں قسمیں حرام ہیں۔ اور حدیث شریف لا شغار فی الاسلام اپنے اطلاق سے دونوں کو شامل ہے۔ اور دونوں کی نفی کرتی ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثوں میں ان دونوں کا ذکر ہے۔ اور ان کی حرمت ثابت ہے۔

عن نافع عن ابن عمرؓ قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الشغار والشغار ان یزوج الرجل ابنته علی ان یزوجه الآخر ابنته ولیس بینهما صداق متفق علیه واتفقا من وجه آخر علی ان تفسیر الشغار من کلام نافع۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ نکاح شغے سے رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا۔ اور شغہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی دوسرے کو اس شرط پر بیاہ دے کہ وہ دوسرا اس کو اپنی بیٹی بیاہ دے۔ اور درمیان میں مہر نہ ہو۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے اور دونوں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ شغار کی تفسیر نافع کی کلام سے ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بلوغ المرام) تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی میں ہے کہ ابی بن کعب سے نو یہ حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا شغار قالوا یا رسول اللہ وما الشغار قال انکاح المرأۃ بالمرأۃ لا صداق بینھما قال الحافظ اسنادہ ضعیف۔ شغار جائز نہیں ہے۔ صحابہ رضی نے کہا کہ یا رسول اللہ شغار کیا چیز ہے؟ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ عورت کو عورت کے بارے میں نکاح کرنا اور درمیان میں مہر نہ ہو۔ حافظ ابن حجرؒ فن حدیث کے ناقد نے کہا کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ جب ضعیف ہے۔ تو قابل استدلال نہیں۔ کیونکہ حدیث ضعیف حرام حلال کے احکام میں معتبر نہیں ہوتی۔ راویوں نے جو شغار کی تفسیر میں مہر کی نفی کی ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ جاہلیت میں اس کا وقوع اکثر ہوتا تھا۔ راویوں نے اس کو ذکر کر دیا ہے۔

سو یہ شغار کی ایک صورت تھی۔ جو کثیر الوقوع تھی۔ لیکن اس سے یہ ثابت کرنا کہ اگر درمیان مہر ہو۔ تو جائز ہے بالکل غلط ہے۔ مہر مقرر ہونے سے اس وقت نکاح جائز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگا۔ جبکہ لڑکی بدلے لڑکی کے شرط نہ ہو۔ اور بغیر شرط کے ایک شخص نے اپنی لڑکی دوسرے کو دیدی اور دوسرے نے اپنی خوشی سے اپنی لڑکی اس کو دیدی اور نہ زبان سے بٹہ لینا کیا اور نہ دل میں قصد اور ارادہ کیا۔ اور ہر دو کا نکاح مہر کے عوض ہوا۔ جس طرح عام طور پر نکاح عورتوں کے مہر کے عوض ہوتے۔ سو یہ جائز ہے۔ اور مہر کی نفی کا یہ مطلب ہے کہ مہر کے عوض نکاح نہ ہو۔ مقصد لڑکی بدلہ لڑکی ہو۔ سو بٹہ مروجہ کی حقیقت بھی یہی ہے کہ ایسا مہر برائے نام مقرر ہوتا ہے۔ اور رواج کے طور پر باندھا جاتا ہے۔ اصل مقصد لڑکی عوض لڑکی ہوتی ہے۔ زبان سے بھی یہی کہا جاتا ہے کہ لڑکی کے بٹہ میں لڑکی دے دو۔ شرط بھی ایسی کی ہوتی ہے کہ اگر ایک نہ دے تو دوسرا نہیں دیتا۔ اگر کسی ایک نے دھوکہ سے لے لیا۔ اور خود دینے سے انکاری ہوگیا۔ تو دوسرا اپنی لڑکی کو گھر بٹھالے گا۔ اور نکاح کالعدم سمجھا جائے گا دنیا کا برتاؤ بھی ایسے بٹہ کہہ رہا ہے۔ جس سے ثابت [illegible] لڑکی [illegible] عوض [illegible] نہیں ہوا۔ لہٰذا اس لحاظ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی بٹہ مروجّہ حرام ہوا۔ بس جو مہر کا بہانہ بنا کر اس بٹہ کو جائز کہتے ہیں۔ وہ اس صورت کی رو سے بھی سراسر غلطی پر ہیں۔ اگر مہر کو اس بٹہ مروجہ میں ملحوظ بھی رکھا جائے اور شرط لڑکی بدلہ لڑکی بھی ہو۔ تو یہ شغار کی دُوسری قسم ہوگی۔ جو مندرجہ ذیل حدیث کی رُو سے حرام ہے اور شغار میں داخل ہے۔

(۲) محلّی ابن حزم اور ابو داؤد۔ مسند احمد میں یہ حدیث آئی ہے جو صحیح ہے۔

عن عبد الرحمٰن بن هرمز الاعرج ان العباس بن عبد الله بن عباس انكح عبد الرحمٰن بن الحكم ابنته وانكحه عبد الرحمٰن ابنته وكانا قد جعلا صداقا فكتب معاوية ابن ابي سفيان الى مروان بن الحكم يامره بالتفريق بينهما وقال في كتابه هذا الشغار الذي نهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

یعنی عبد الرحمٰن بن ہرمز اعرج سے روایت ہے کہ عباس بن عبد اللہ بن عباس نے اپنی لڑکی کا نکاح عبد الرحمٰن بن حکم بن ابو العاص سے کر دیا اور عبد الرحمٰن نے اس کو اپنی لڑکی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا نکاح دے دیا۔ اور دونوں نے مہر بھی مقرر کیا۔ پس امیر المومنین حضرت معاویہ رضؓ نے (جن کے عہدِ حکومت میں یہ نکاح مدینہ میں ہوا) مروان بن حکم کو (جو کہ مدینہ پر اس وقت حاکم تھے) یہ حکم لکھا (دارالحکومت ملک شام سے) کہ ان دونوں شخصوں کے نکاح میں تفریق کر دو۔ اور اپنے حکمنامہ میں یہ (وجہ) لکھی۔ کہ یہ وہی نکاح شغار ہے کہ جس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ لڑکی، لڑکی کا بدلہ ہو۔ تو خواہ مہر مقرر ہو تب بھی شغار ہے۔ اس دلیل اور دلیل مذکورہ بالا سے شغار کی دو قسمیں ظاہر ہو گئیں۔ اور دونوں کی حرمت ثابت ہو گئی۔

شغار مروجہ کے مجوزین اس واقعہ نکاح کی جو یہ تاویل کرتے ہیں کہ عباس اور عبدالرحمٰن نے ان لڑکیوں کا نکاح بغیر مہر کے کیا تھا۔ اور مہر لڑکیوں کو ہی قرار دیا تھا۔ اور یہ وہی شغار جاہلیت تھی۔ اس لئے حرام کہا گیا تھا۔ سو یہ سراسر باطل ہے۔ یہ صحابہ کے زمانے کا واقعہ ہے اور مدینہ منورہ میں یہ نکاح ہوا ہے۔ جہاں صحابہ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تابعین موجود ہیں۔ اور خود مناکحت کرنے والے بھی مسلمان اہلِ علم ہیں۔ پھر کیا وہ آج کل کے مُلّاں مولویوں سے بھی اس قدر جاہل تھے۔ کہ لڑکیوں کو ایک دوسرے کا مہر بنانے جو عادتِ کفار تھی۔ یہ خیال غلط ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ بنی ہاشم اور بنی امیہ کے ان دو بڑے شخصوں نے لڑکی کے عوض لڑکی شرط کر کے درمیان مہر مقرر کر دیا تھا اس خیال سے کہ درمیان مہر مقرر ہو گیا۔ تو جاہلیت والا شغار نہ رہے گا۔ کیونکہ جاہلیت والے اکثر بلا مہر بٹہ کیا کرتے تھے۔ اس سے ان کو غلطی لگی۔ اور یہ نہ سوچا کہ اگرچہ مہر مقرر ہے لیکن جب شرط لڑکی کے بدلہ میں لڑکی نکاح دینی ہے۔ تو یہ وہی شغار بن جاتا ہے۔ کیونکہ شریعت نے ہر حکم کا نیت اور اس کے مطابق عمل پر قرار رکھا ہے۔ اور معاملات میں عرف پر دارومدار ٹھہرایا ہے۔ اس طرح کے بٹہ میں نیت۔ قول۔ فعل رواج سب یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ یہ لڑکی کے عوض لڑکی ہے۔ اس حقیقت کو حضرت معاویہ امیر الوقت نے سمجھ لیا اور حکم جاری کر دیا۔ کہ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی شغار ممنوعہ ہے اس میں تفریق کرا دی جائے چنانچہ اس حکم کی تعمیل کی گئی اور کسی صحابی یا تابعی نے اس پر انکار نہیں کیا۔ اور تفریق بلا طلاق کردی گئی - چونکہ یہ نکاح خلاف شرع تھا۔ اس لئے طلاق کی ضرورت ہی نہیں سمجھی گئی - اس دلیل صحیح کی رُو سے مہر بٹہ کا بھی شغار ہونا ثابت ہوگیا۔

نکاح بٹہ مروجہ پر اجمالی سکوت

علامہ ابن حزمؒ محلی میں فرماتے ہیں کہ فرهذا معاوية بحضرة الصحابة لا يعرف له منهم مخالف يفسخ هذا النكاح وان ذكرا فيه الصداق يقول انه الذى نهى عنه رسول الله صلعم فارتفع الاشكال جملة الحمد لله رب العلمين - یعنی حضرت معاویہؓ نے بموجودگی صحابہ کرام اس نکاح کو فسخ کیا ہے - اور انہیں میں سے کسی نے بھی انکار نہیں کیا۔ اگرچہ اس نکاح تبادلہ میں مہر کا ذکر بھی فریقین نے کیا۔ تب بھی حضرت معاویہ نے یہ فرمایا کہ یہ وہی شغار ممنوعہ رسول اللہ ہے پس مخالفین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اعتراض رفع ہو گیا۔ نیز علامہ ابن حزم مزید تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ وھذا خبر صحیح لان عبد الرحمٰن بن ھرمز ممن ادرک ایام معاویۃ وروی عن ابی ھریرۃ وغیرہ وشاھد ھذا الحکم بالمدینۃ کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ عبدالرحمٰن تابعی نے حضرت معاویہ کا زمانہ پایا ہے اور ابو ہریرہ وغیرہ صحابہ سے روایت کیا ہے۔ اور اس حکم معاویہ کا مدینہ میں مشاہدہ کیا ہے۔ نقل بھی صحیح ہے اس سے اجماع ثابت ہوا۔ کیونکہ بنی ہاشم اور بنی امیہ قریش کے دو مشہور قبیلے ہیں۔ ان دو قبیلوں کے دو رئیسوں کے درمیان مناکحت ہوئی ہے۔ یہ قصہ مدینہ سے شام کے دارالحکومت تک پہنچ گیا ہے۔ سب جگہ صحابہ اور تابعین کی مقدس ہستیاں موجود ہیں۔ تفریق بالاعلان ہوئی۔ پھر بھی کسی صحابی یا تابعی نے انکار نہیں کیا۔ تو اجماع سکوتی ہونے میں کیا شک رہا۔

امام ابن حزم فرماتے ہیں۔ والصحابۃ یومئذ بالشام والمدینۃ اکثر عدداً من ان یزید علی الفین کانوا احیاء ایام ابن الزبیر۔ یعنی صحابہ اس زمانہ میں مدینہ اور شام میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن زبیر کے زمانہ سے زیادہ زندہ تھے۔ جبکہ واقعہ زنجی بیر زمزم ہوا۔ جس سے حنفیہ اجماع ثابت کرتے ہیں۔ یہ اجماع اس اجماع سے یقینی ہے۔

بہرکیف نکاح بٹہ احادیث صحیحہ اور اجماع صحابہؓ سے حرام ثابت ہوا اس سے بچنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اب مسئلہ واضح ہو جانے پر جو لوگ اس نکاح حرام کے مرتکب ہوں گے۔ ان پر وہی احکام مرتب ہوں گے جو نکاح حرام کرنے والوں پر ہوا کرتے ہیں۔

بٹہ مروجہ کا اور بٹہ کرنے والوں کا حکم

امام ابن حزمؒ نے دلائل فریقین پر بحث کرنے کے بعد فیصلہ فرمایا ہے کہ ولا یحل نکاح الشغار سواء ذکرا فی کل ذالك صداقا لکل واحدۃ منھما اولاحدھما دون الاخری اولم یذکروا فی شئ من ذالك صداقا کل ذالك سواء یفسخ ابدا۔ یعنی نکاح بٹہ حرام ہے۔ خواہ دونوں عورتوں کا یا دونوں سے ایک کا مہر مقرر کریں۔ یا نہ کریں یکساں ہے نکاح ہمیشہ کے لئے فسخ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترمذی میں ہے۔ کہ وقال بعض اهل العلم نکاح الشغار مفسوخ ولا یحل وان جعل لهما صداقا وهو قول الشافعی واحمد واسحاق کہ بعض اہلِ علم نے یہ کہا ہے کہ نکاح فسخ ہے حلال نہیں ہے۔ اگرچہ دونوں کا مہر مقرر کیا جائے امام شافعی اور امام احمد وغیرہ کا یہی مذہب ہے۔

بٹہ کرنیوالے زوجین میں حقوقِ زوجیت بالکل ساقط ہیں

محلی میں ہے کہ ولا نفقة فیه ولا میراث ولا صداق ولا شئ من احکام الزوجیة ولا عدة (ج ۹ ص ۵۱۳)

یعنی نکاح بٹہ میں نہ تو خاوند پر عورت کا خرچ ہے۔ (نان نفقہ وغیرہ) اور نہ کسی کے مرنے پر کسی کو وراثت ملے گی۔ اور نہ دیگر حقوق زوجیت کسی کے ذمہ ہیں۔ اور نہ طلاق ہے اور نہ عدت ہے۔ کیونکہ نکاح ہی سرے سے باطل ہے۔

نکاح بٹہ کرنے والوں پر حدِ شرعی اور فردِ جرم

رئیس المحققین امام المناظرین امام الائمہ امام ابن حزمؒ فرماتے ہیں۔ کہ نکاح بٹہ کرنے والا مرد اگرچہ جانتا ہے۔ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ نکاح حرام ہے - اور اس کو اللہ کے رسول نے منع کیا ہو
اور وہ شخص کنوارا ہے - تو اس پر سَو دُرّہ ہے - اور سال
بھر جلا وطنی کی سزا ہے - اور اگر شادی شدہ تھا تو اس کو
سنگسار کیا جائے - اور اس نکاح کے بعد جو اولاد ہوئی
ہے - وُہ ولدالزنا ہے - اس کو اولاد نہیں ملے گی - اور
اگر وہ مسئلہ سے ناواقف تھا - اور جاہل تھا تو پھر اس
پر حد نہیں - اور اولاد بھی ملے گی - اسی طرح عورت منکوحہ
بالشغار کا حکم ہے - کہ واقف کار تھی - تو اس پر حد پُوری ہو
اور اگر جاہل تھی تو اس پر حد نہیں (محلی جلد ۹ صفحہ ۵۱۳)
بہر کیف نکاح بٹہ مروجّہ حرام ہے - اور بالکل باطل ہو
اب مسئلہ ظاہر ہو جانے کے بعد جو بٹہ کر رہے ہیں یا کر چکے
یا جنھوں نے کیا ہے وہ سب زناکار بدکار - ہیں اور حد
شرعی کے مستوجب ہیں اور ان سب کی اولاد حرام کی ہے
اور جن کو اس مسئلہ کا علم نہیں تھا اور وہ اس مسئلہ سے
واقف کار نہ تھے - صرف ملّاں - مولویوں کے دھوکہ میں آکر
اُنہوں نے ایسا کیا - تو وہ معذور ہیں - لیکن نکاح فسخ ہے
ان میں تفریق کر دینی چاہیئے - بروئے قرآن وحدیث تعالٰی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ یہی حق ہے باقی زمانہ حاضرہ کے علماء نفسانی اور رواج پرست اور مذہبی مقلد اور نام کے اہلِ حدیث قوم پرست قیاسات فاسدہ اور تاویلات باطلہ اور اقوال کاسدہ سے کام لے کر جو اس حرام کو حلال بنا رہے ہیں۔ وہ سب باطل پر ہیں۔ نیز بٹہ مروجہ میں اس قدر مفاسد پیدا ہو گئے ہیں جو صریح طور پر مفضی الی الحرمۃ ہیں۔

نکاح بٹہ کے مفاسد

نکاح بٹہ مروجہ میں مندرجہ ذیل مفاسد اور خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ جو اہلِ علم سے مخفی نہیں ہیں۔

۱- ایک لڑکی کو کسی قصور پر سزا دی جائے۔ تو دوسری بے گناہ کو اپنی لڑکی کے رنج میں ناحق سزا دینا اور مارنا۔

۲- اگر ایک لڑکی کو کسی قصور یا گناہ کے باعث طلاق دی جائے۔ تو دوسری بے گناہ لڑکی کی بھی طلاق حاصل کرنا۔ کہ یہ ہماری لڑکی بٹہ میں تھی۔ اس کو بھی طلاق دو۔ خاوند طلاق نہ دے۔ تو جبراً طلاق لینا۔

۳- اگر ایک شخص اس کی لڑکی کو مار کر گھر سے نکال دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو دُوسرے کا بھی ان کی لڑکی کو گھر سے نکالنا۔

۴۔ اگر ایک لڑکی کسی غلطی کی بنا پر معلقہ بیٹھی ہے تو دُوسری کا بھی معلقہ ہو جانا۔

۵۔ اگر ایک لڑکی کا خاوند فوت ہو جائے تو اس کو آزاد اور مختار نہ کرنا بلکہ جبرًا اس خاوند کے کسی رشتہ دار بھائی وغیرہ سے جبرًا نکاح کرنا۔ خواہ لڑکی کسی وجہ سے نکاح نہ کرے کیونکہ وہ اپنی لڑکی کا عوض سمجھتے ہیں اس کو چھوڑتے نہیں ہیں۔ خواہ کسی نابالغ سے نکاح کریں یا ویسے قید کئے رکھیں۔

۶۔ ایک لڑکی نابالغہ ہو اور دُوسری بالغہ تو بالغہ والوں کا نابالغہ لڑکی والوں سے زائد روپیہ طلب کرنا۔

۷۔ اگر ایک لڑکی بہت خوبصورت اور حسینہ ہو تو اس کے عوض دو لڑکیاں طلب کرنا۔

۸۔ اگر ایک لڑکی کو اس کے میکے ملاقات کے لئے بھیجا جائے۔ تو دُوسری بھی بھیجی جاتی ہے۔ ورنہ نہیں۔

۹۔ اگر ایک پر ظلم وستم ہو رہا ہے تو اس مظلومہ کی داد رسی نہ کرنا۔ فریاد نہ سننا۔ محض اس وجہ سے کہ ان ظالموں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکی اپنے گھر میں ہے اس کو وہ لیجائیں گے۔

۱۰۔ اگر بٹہ والوں میں ایک لڑکی فوت ہوجائے تو وہ دُوسرے شخص کو یہ کہیں گے کہ تم ہم کو کوئی اور لڑکی دو ورنہ ہم اپنی واپس لیتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا تمہارا بٹہ ہے۔

فریقین کا لڑکی کے بدلے میں لڑکی سمجھنا اور یہ کہنا کہ جیسی دینی ویسی لینی ماس کا بدلہ ماس ہے۔ دونوں جانب میں لڑائی ہو۔ تو یہ کہنا کہ ہماری بسیگی۔ تو تمہاری بھی بسیگی اگر ہماری چھوٹی تو تمہاری بھی چھوٹے گی۔ ان سب اُمور سے صاف ظاہر ہورہا ہے کہ یہ شغار ممنوعہ ہے (تلك عشرة كاملة)

اگر اور دلائل نہ ہوں۔ صرف یہی مفاسد ہوں تب بھی بٹہ کا نکاح حرام ہے۔ کیونکہ محدثین نے احادیث پر غور فرماکر یہ قاعدہ تجویز کیا ہے۔ کہ کل امر یتذرع به الی محظور فهو محظور (مشکوٰۃ) کہ ہر کام جو وسیلہ کیا جاوے اس کو طرف حرام کے وہ حرام ہے اسی طرح یہ قاعدہ کہ کل ما یجر الی الحرام فهو حرام بھی مشہور ہے کہ جو چیز حرام کی طرف کھینچے وہ حرام ہے۔ بعض علماء ان قاعدوں کی بناء پر بٹہ کے مفاسد پر غور کرتے ہوئے اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرمت کے قائل ہو گئے ہیں۔

دیکھا یہ کہ نکاح بٹہ مروجہ کے حرام ہونے پر علماء کرام کے بہت سے فتوے ہیں۔ ان میں سے چند فتووں کا خلاصہ یہاں درج ہے۔

(۱) مولانا روپڑی کا فتویٰ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جاہلیت کے رواج کو مٹایا تھا۔ اور جاہلیت کا رواج لڑکی بدلے لڑکی تھی۔ جب مہر کی صورت میں بھی لڑکی بدلے لڑکی ہوئی۔ تو یہ بھی وہی جاہلیت والا شغار ہوا۔ پس آجکل کا مروجہ بٹہ کسی صورت جائز نہیں۔ جس کی حرمت میں کوئی شبہ نہیں۔ انتھی ملخصا (رسالہ نکاح بٹہ)

(۲) مولانا اسمٰعیل صاحب گوجرانوالہ کا فتویٰ

اصل وجہ حرمت شرط بین الطرفین ہے۔ وہ مہر کے وجود عدم دونوں میں موجود ہے۔ اس لئے نکاح شغار یعنی ایک نکاح جب دوسرے کے لئے شرط ہو۔ توصحیح اور درست

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہوگا۔ (زاد المعاد) (رسالہ نکاح بٹہ)

(۳) مولانا محمد اسمٰعیل صاحب بہاؤوالی ضلع لاہور کا فتویٰ

میرے فہم ناقص میں شغار قطعی طور پر منع ہے۔ حدیث لا شغار میں بھی کوئی مہر وغیرہ کا تقید نہیں ہے۔

(۴) مولانا عبدالمجید صاحب سوہدروی کا فتویٰ

سوال ۱۹۶۔ ہمارے ہاں اکثر نکاح تبادلہ میں ہوتے ہیں جسے بٹہ کہتے ہیں۔ یعنی تم رشتہ ہمیں دو ہم تمہیں دینگے بعض کہتے ہیں کہ نکاح جائز نہیں۔ شریعت کا کیا حکم ہے۔

جواب ۱۹۶۔ اس قسم کا نکاح اصطلاح شرع میں نکاح شغار کہلاتا ہے۔ یہ شرعاً ناجائز ہے (محمد یونس)

حضور صلعم نے خصوصیت سے اس کی مخالفت فرمائی ہے۔ (اخبار اہلحدیث ۲ ربیع الثانی ۱۳۶۹ھ)

سوال ۱۰۴۔ جب نکاح بٹہ منع ہے تو پھر مولوی لوگ کیوں پڑھاتے ہیں کیا اس کا گناہ ان کو ہوگا؟

جواب ۱۰۴۔ یقیناً ہوگا۔ حرام بہرحال حرام ہی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی مولوی کے کہنے یا کرنے سے حرام حلال نہیں ہو سکتا

(اخبار اہلحدیث مطبوعہ ۲۸ رشوال ۱۳۴۹ھ)

انہی چند فتووں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ ورنہ حرمت شغار پر علماء کے فتوے بہت ہیں۔ ہم نے اختصار کا م کو مدنظر رکھتے ہوئے مسئلہ شغار کی اس قدر تشریح اور مدلل طور پر حرمت بیان کردی ہے۔ جو انصاف پسند اور عقلمند لوگوں کے لئے کافی ہے۔ وما علینا الا البلاغ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

نکاح شغار مروجہ کے متعلق علماء حرمین

مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ و مصر کا فتویٰ

حضرات! ملک پنجاب کے مسلمانوں میں نکاح بٹہ کا بہت رواج ہے حتیٰ کہ بعض قومیں بغیر بٹہ کے ایک دوسرے کو لڑکی کا نکاح ہی نہیں دیتیں اور بعض لوگ بڑی چھوٹی لڑکی کے تبادلہ میں کچھ زائد رقم بھی لے لیتے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص بغیر بٹہ کے نکاح لڑکی کا کرتا بھی ہے تو اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاوضہ میں دو تین ہزار روپیہ لیتا ہے۔ اور اگر لڑکی کا تبادلہ ہو جائے تو پھر برائے نام تیس چالیس روپیہ مہر باندھ کر نکاح کیا جاتا ہے۔ جس کے دینے لینے کا عام رواج نہیں ہے۔ ہاں اگر تبادلہ نہ ہو تو پھر نکاح کے عوض روپیہ پہلے وصول کر لیا جاتا ہے۔ بہر حال یہ نکاح بٹہ عام طور پر رائج ہے جس کے مفاسد سے عام وخاص واقف ہو چکے ہیں با ایں ہمہ ایسی قوموں کے نام نہاد علماء جو عبدالدینار والدرہم ہیں یا نام نہاد مفتی جو مسئلہ شغار کی حقیقت سے ناواقف وہ اس تبادلہ کو جائز کہتے ہیں۔ بلکہ اس کو ایک دوسرے پر احسان تصور کر کے کار ثواب جانتے ہیں۔ چنانچہ قوم اُود کے اہلِ شغار ملّا مولویوں نے باہم مشورہ کر کے منڈی جمعاشیہ میں ایک جلسہ کیا جس میں انہوں نے قوم اُود کو نکاح بٹہ کرنے کی گمراہ کن اور غلط ترغیب دی۔ علاوہ ازیں ریاست بھاولپور میں اہل حدیثوں اور حنفیوں کے مابین مسئلہ شغار کے متعلق بڑا نزاع جاری ہے جس کا مقدمہ بھی عدالت میں چل رہا ہے۔ بنا بریں بعض علماء پنجاب نے امسال جبکہ وہ فریضۂ حج ادا کرنے کی غرض سے مکہ شریف میں پہنچے تو وہاں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفتیان کرام سے اور مسجد نبوی کی عبادت کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے مدینہ منورہ پہنچے تو وہاں کے مفتیان عظام سے مسئلہ شغار کے متعلق استفتار پیش کر کے فتویٰ حاصل کیا جو بعینہٖ مع ترجمہ درج ذیل ہے۔ راقم الحروف بھی چونکہ زیضۂ حج ادا کرنے کی غرض سے ان علمار کرام کا رفیق سفر تھا اس لئے ان سے اس فتوے کے حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔ جس کو آج ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

اب انصاف پسند مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس پر غور فرما کر عمل درآمد کرنے کی کوشش کریں۔

استفتار

صاحب الفضیلۃ سادۃ العلماء ادام اللہ بقائکم

بعد اهداء التحیۃ المسنونۃ ۔۔۔۔ امابعد فما قولکم دام فضلکم فی رجل یزوج ابنتہ لابن رجل آخر علی شرط ان یزوج الآخر ابنتہ لابن ذالک الرجل ویطلقان النکاح علی هذہ الشرط الا انهما یجعلان الصداق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی الآخر مع الشرط المتقدم وھذا الصداق المقرر یکون اقل القلیل اذا رؤیت امثلیۃ مراعاۃ منھما فی ذالک الشرط المعقود علیہ النکاح من ھذا الشرط جائز عند الشریعۃ وھل ھذا النکاح ھو الشغار المنہی عنہ فی الشریعۃ فاذا لم یکن لانہ جعل غیر الصداق فساجوابکم عن حدیث معاویۃ رضی اللہ عنہ الوارد فی سنن ابی داؤد انہ فسخ النکاح المشروط بھذا الشرط مع کون الصداق حاصلا افتونا ولکم الاجر والثواب ولیاری برعاکم

السائل علی محمد صمصام لیلپوری

لای المطوف محمود ناصر جیاد

اس سوال کا ترجمہ یہ ہے

صاحب فضیلت علماء کرام۔ بعد تحیہ مسنونہ کے عرض یہ ہے کہ آپ حضرات کا اس شخص کے بارے میں کیا فتویٰ ہے جو اپنی بیٹی کا نکاح دوسرے شخص کے بیٹے کو اس شرط پر دیتا ہے کہ وہ اس کے بیٹے کو اس شرط پر دیتا ہے کہ وہ اس کے بیٹے کو اپنی بیٹی کا نکاح دیدے اور وہ اس نکاح کو اس شرط پر معلق کرتے ہیں۔ لیکن باوجود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شرط کے وہ اس نکاح میں مہر مقرر کرتے ہیں اور یہ مہر مقررہ بہت کم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس نکاح میں ان دونوں کو اس شرط بٹے کی رعایت مدنظر ہوتی ہے۔ تو کیا یہ شرط جس کی بنا پر نکاح کیا گیا ہے۔ شریعت میں جائز ہے؟ اور کیا یہ وہی شغار ہے جس سے شریعت میں منع کیا گیا ہے؟ پس اگر یہ وہ شغار نہیں ہے کیونکہ اس میں مہر مقرر کیا گیا ہے تو پھر آپ حضرات کا حدیث معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا جواب ہے۔ جو سنن ابو داؤد میں وارد ہے کہ حضرت معاویہ نے اس مشروط بالتبادلہ نکاح کو باوجود مہر ہونے کے فسخ کر دیا تھا۔

آپ حضرات اس بارے میں ہم کو فتویٰ عنایت فرما کر اجر و ثواب حاصل کریں۔

(سائل علی محمد صمصام لائلپوری نزیل برمکان محمود باجمر معاوف محلہ جیاد (مکہ معظمہ)

الجواب

هذا النكاح هو الشغار الذي كان يجري في جاهلية

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجاء فی الحدیث النهی و اما ذکر الصداق الذی یراد به الاحتیال علی تحلیل ما حرام - افلا یفید وفی الحدیث انما الاعمال بالنیات، ولذالک نظر معاویه رضی الله عنہ الی المقصود فابطل هذا النکاح ابطالا للحیلة فی تحلیله - والله اعلم -

محمد عبد الرزاق حمزہ مدرس بالحرم المکی الشریف بمکه المکرمة - نشانی مہر محمد عبد الرزاق

اشهد انه ما قاله فضیلة الشیخ محمد عبد الرزاق حق انا عبد المهلمن ابو السمح امام المسجد الحرام المکة المکرمه

لائق مجیب کا جواب صحیح ہے ابوسعید عبد اللہ کھنوی مدرس مسجد الحرام و مدرس مدرسه دار الحدیث مکہ ۱۹ ذی الحجہ ۷۱ھ

مفتیان حرم مکہ کے فتویٰ مذکورہ کا ترجمہ یہ ہے

جواب

یہ نکاح وہی شغار ہے جو جاہلیت میں رائج تھا جسکی بابت حدیث میں مخالفت آئی ہے اور اس میں جو مہر کا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر ہے یہ حرام کو حلال کرنے کا حیلہ ہے جو کسی طرح مفید نہیں ہو سکتا۔ حدیث میں آیا ہے کہ عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے (نیت لڑکی عوض لڑکی ہے) اس واسطے حضرت امیرالمومنین معاویہ رضی اللہ عنہ نے مقصود پر نظر فرمائی اور اس نکاح بٹہ کو باطل کر دیا۔ کیونکہ مہر کے ذریعہ یہ حرام کو حلال کرنے کا حیلہ تھا۔

(دستخط محمد عبدالرزاق حمزہ مدرس حرم مکی مکہ مکرمہ) نشان مہر میں گواہی دیتا ہوں کہ فضیلت مآب شیخ عبدالرزاق نے جو کچھ فرمایا ہے وہ حق ہے۔

ابوالسمح عبدالمہیمن امام مسجد حرام
(مکہ مکرمہ)

(مفتیان مسجد نبوی مدینہ منورہ کا فتویٰ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصورة التي ذكر السائل هي نكاح الشغار الذي نهى عنه النبي صلى الله عليه وسلم وجعل شئ من المال حيلة لا يبيح ذالك لان الحيل لا تستباح بها المحرمات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واللہ اعلم۔

(امام المسجد النبوی عبد العزیز بن صالح)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اقول ان ما ذکرہ الشیخ عبد العزیز امام المسجد النبوی بالمدینة المنورة والعضو الثانی بالمحکمة الکبری بالمدینة وما ذکرہ الشیخ عبد المھیمن امام مسجد الحرام هو الحق بعینه الذی لا غبار علیه ولا یزیغ عنه الا المالك المخالف لسنة النبی صلی اللہ علیه وسلم جهارا او محل فی الصدان حیلة علی اللہ فی تحلیل ما حرم علی لسان رسوله صلی اللہ علیه وسلم واللہ ولی التوفیق۔

کتبه عبد الرحمٰن الافریقی المدرس بالحرم النبوی بالمدینة المنورة وشیخ الحدیث بمدرسة دار الحدیث بالمدینة المنورة

نشان مہر ⁝ مدرسه دار الحدیث بالمدینة المنورة ⁝

ماذکرہ العلماء من الاجوبة فی مسئلة الشغار فهو حقیق حق وهو المعمول به فی السنة۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشان مہر محمد احمد مکتبہ المدائن بالمسجد النبوی

محمد احمد نکی

علماء مدینہ کے فتوے کا ترجمہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جو صورت سائل نے ذکر کی ہے یہ وہی شغار ہے جس سے جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس میں مالی مہر مقرر کرنے کا حیلہ اس حرام کو حلال نہیں کر سکتا کیونکہ حیلوں سے اللہ رسول کی حرام کردہ چیزیں حلال نہیں ہو سکتیں۔

(دستخط امام مسجد نبوی عبدالعزیز بن صالح)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں کہتا ہوں کہ جو کچھ شیخ عبدالعزیز امام مسجد نبوی مدینہ منورہ اور رکن ثانی محکمہ کبریٰ مدینہ منورہ نے فرمایا ہے جو شیخ عبدالمھیمن امام مسجد الحرام مکہ مکرمہ نے ذکر کیا ہے اور جو کچھ شیخ عبدالرزاق حمزہ مدرس مسجد حرام نے فرمایا ہے وہ بعینہ ایسا حق ہے جس پر کوئی غبار نہیں ہے۔ اور اس سے کوئی شخص گمراہ نہیں ہو سکتا مگر وہی ہلاک ہونے والا جو حدیث نبوی کا صاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخالف ہے۔ اس نکاح میں مہر مقرر کرنا اس حرام کو حلال کرنے کا حیلہ ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان پر حرام کیا گیا ہے۔

دستخط شیخ الحدیث۔ عبدالرحمٰن افریقی مدرس مدرسہ دارالحدیث مدینہ المنورہ۔ نشان مہر ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌مدرسہ دارالحدیث مدینہ منورہ

جو کچھ علماء کرام نے مسئلہ شغار کے متعلق جوابات لکھے ہیں۔ وہ یکجتہ حق ہیں اور حدیث کی رو سے معمول بہ ہیں۔

دستخط محمد احمد تکینہ مدرس مسجد نبوی نشان مہر محمد احمد تکینی

مولانا محمد علی صاحب لکھوی شیخ الحدیث مقیم مدینہ منورہ کا فتویٰ

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔

فلا یخفی علی ولاۃ الامر واھل العلم والخیر ان نکاح الشغار منھی عنہ بحدیث صحیح عن النبی المصطفی المختار لا مجال فیہ لریب ولا انکار وذکر الصداق لا عبرۃ لہ لان مدار الاحکام علی العلۃ کما ھو مقرر فی اصول الفقہ الحنفیۃ ومدار عدم جواز الشغار ھو الشرط المعلوم فاذا وجدت العلۃ فالحکم موجود فذکر الصداق ملغی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لان عظمة الحكم موجود وعبارت بعض الفقها في كتب السفقه موهمة الى الجواز من قلة الفهم في حقيقة الامر والمقصود منها الجواز عند تعيين الصداق وعدم الشرط المعلوم المفسد والا فكيف يمكن من اهل الحق واهل السنة خلاف حديث النبي المصطفى المختار - والله اعلم

حرره محمد علي لكهنوي السلفي المدرس بالمسجد النبوي من المدينة المنورة - المرقوم في ۱۲/۲۵ سنه ۱۳۷۰ھ

مولانا محمد علی صاحب شیخ الحدیث مدنی کے فتویٰ عربی اردو کا ترجمہ یہ ہے

تمام تعریف اللہ تعالےٰ اکیلے کے لئے خاص ہے اور درود اور سلام اس نبی پر ہیں جس کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہ ہوگا۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد حکام اور اہلِ علم حضرات پر یہ مخفی نہ رہے کہ نکاح بٹہ بروئے جناب نبی مصطفےٰ مختار صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے ممنوع ہے جس میں شک اور انکار کرنے کی کسی کو مجال نہیں ہے اور اس بٹہ میں مہر کے ذکر کا کوئی اعتبار نہیں ہے کیونکہ احکام شرعیہ کا مدار علت پر ہے جیسا کہ اصول فقہ میں یہ قاعدہ مقرر ہو چکا ہے شغار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے عدم جواز کا مدار اس شرط معلوم پر ہے پس جس وقت و علت (شرط معلوم) پائی گئی تو حکم ممانعت کا موجود ہوگا لہذا ذکر مہر کا لغو ہے کیونکہ حکم کی علت (شرط فریقین) موجود ہے بعض فقہاء کی عبارتیں جو کتب فقہ میں درج ہیں وہ جواز شغار کا وہم ڈالتی ہیں جو حقیقت میں قلت فہم پر مبنی ہیں مقصود ان سے وہ جواز ہے جو مہر مقرر کرنے اور شرط معلوم مفسد کے نہ ہونے پر مبنی ہے ورنہ اہل حق اور اہل سنت کے متعلق یہ کس طرح خیال کیا جا سکتا ہے کہ انہوں نے حدیث نبی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا خلاف کیا ہے۔

(واللہ اعلم)

دستخط حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد علی صاحب۔
لکھنوی مدنی ادام اللہ فیوضہ

(حررہ محمد علی لکھنوی سلفی مدرس مسجد نبوی مدینہ منورہ)

دفع دخل مقدر

بعض مخالفین عوام الناس کو یہ شبہ میں ڈال دیا کرتے ہیں کہ یہ فتویٰ جعلی ہوگا علماء حرمین کا لکھا ہوا نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اس کا دفعیہ ہم اس طرح کرتے ہیں کہ ہمارے پاس ان علماء کرام حرمین شریفین کا اصل فتویٰ قلمی ان کے ہاتھ مبارک کا لکھا ہوا مہر زدہ موجود اور محفوظ ہے جو صاحب چاہیں دفتر اخبار اہلحدیث منٹگمری میں حاضر ہو کر ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ دیگر یہ کہ اس فتوے کی صحت پر ایک عینی شہادت بھی موجود ہے جس کے معتبر ہونے سے کوئی منصف اہلحدیث بلکہ حنفی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ چنانچہ یہ فتویٰ حکیم مولوی عبدالمجید صاحب سوہدری (جو کہ امسال حرمین شریفین کی زیارت کے لئے مکہ و مدینہ میں تشریف لے گئے تھے) کی موجودگی میں حاصل کیا گیا تھا جس کو آپ نے ملاحظہ فرما کر مندرجہ ذیل الفاظ سے تصدیق فرمائی ہے۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ جواب بیت اللہ میں میرے سامنے لکھا گیا ہے جو صحیح ہے۔

حررہ عبدالمجید خادم مدیر جریدہ اہل حدیث سوہدرہ ۱۵/۱/۵۱

ان علماء دین و مفتیان شرع متین کے فتووں کا اصل مقصد یہ ہے کہ حدیثوں میں جو شغار یعنی نکاح بٹہ کی ممانعت آئی اس کی تعریف جاہل سنت اور علماء و فقہاء نے ذکر کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اور کتب حدیث میں بھی مذکور ہے اس میں ایک دوسرے کو لڑکی عوض لڑکی دینے کی شرط ذکر کی گئی ہے۔ بعض میں عدم صداق کا ذکر ہے اور بعض میں نہیں ہے۔ لیکن شرط کا ذکر ہر جگہ موجود ہے اس واسطے علمار اہلِ حق نے شغار کی دو صورتیں ذکر کی ہیں اور دونوں کو شغار کی قسمیں قرار دے کر حرام ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ علامہ ابن حزم رئیس المحققین نے اس کی خوب تفصیل کی ہے۔ علمار مجوزین شغار صرف ایک قسم کا ذکر کرتے ہیں۔ اور دوسری قسم کو نظر انداز کر کے شغار سے خارج کرتے ہیں۔ حالانکہ مآل دونوں کا ایک ہے ملاحظہ ہو محلی ابن حزم ج

دیگر یہ ہے کہ صحیفہ اہلحدیث مطبوعہ یکم رمضان ۵۸ھ میں مسئلہ شغار کے متعلق ایک مضمون میرے ایک خط کے جواب میں مولانا عبد الجلیل صاحب سامرودی مدظلہ نے شائع فرمایا ہے۔ جس سے قوم اوڈ کے اہلِ شغار ملا مولویوں نے اپنی قوم کو وہ صحیفہ سنا کر یہ دھوکہ دیا ہے کہ اُنھوں نے اس بٹہ مروجہ کو جائز قرار دیا ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ مولانا محدث سامرودی نے بھی نکاح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شغار کی دو قسمیں ذکر کی ہیں ایک قسم شرط کی ذکر کی ہے۔ جس کی حرمت کو تسلیم کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے "اگر ہر دو جانب سے اشتراط عقد ہے تو یہ بٹہ درست نہیں۔ بالاتفاق اور اگر یہ اشتراط نہیں مگر پھر اڑا دیا گیا۔ طرفین سے تو یہ بھی جائز نہیں حرام ہے۔ البتہ ہر دو جانب سے عقد مشروط نہیں۔ ہر دو جانب سے پھر بھی شرعی طریقہ سے تقرریں آیا ہو اور کوئی نفسانیت کو اس میں دخل نہیں اس کے درست اور جواز میں کونسی چیز مانع ہے۔"

(پندرہ روزہ صحیفہ اہل حدیث کراچی مطبوعہ یکم رمضان ۱۳۸۳ھ)

علاوہ ازیں میری ملاقات مولانا سامرودی مدظلہ سے مسجد نبوی میں ہوئی اسوقت میرے ساتھ قوم اوڈ کا قافلہ حجاج بھی تھا جن کے نام یہ ہیں۔

علی ولد ہیرو۔ کلو ولد نوگا۔ عبدالرحمن ولد چندہ۔ ولی محمد عرف کاگا ولد شرف الدین۔ کالو ولد گھنڈر اسمٰعیل ولد سلیمان وغیرہ۔ ان حجاج اڈوں میں سے مسمی عبدالرحمن ولد چندہ نے مولانا سامرودی سے دریافت کیا کہ آپ نے صحیفہ میں بٹہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق جو مضمون درج کیا ہے اس کو ہماری قوم کے بعض مولویوں نے جلسہ میں پڑھ کر سنایا ہے اور یہ اعلان کیا ہے کہ مولانا محدث سامرودی نے اس نکاح بٹہ کو جائز کہا ہے کیا یہ بات صحیح ہے تو مولانا سامرودی نے جواب میں یہ فرمایا کہ یہ بات غلط ہے اور ان مولویوں نے میری تحریر سے دھوکہ دیا ہے میں نے نکاح بٹہ مروجہ کو اس مضمون میں ناجائز لکھا ہے کہ شرط سے جو بٹہ کیا جاتا ہے وہ منع ہے۔ لہٰذا قوم اوڈ کے مسلمانوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اہلِ شغار ملّا مولویوں کی بات سے دھوکہ نہ کھائیں۔ مولانا سامرودی اوڈوں کے بٹہ مروجہ کو حرام قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ ان کا قلمی فتویٰ میرے پاس موجود ہے۔ جس میں انہوں نے اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے آخر میں یہ لکھا ہے:۔

" قوم اوڈیا جس قوم پر مقصود بالذات فرج کا لینا اور فرج کا دینا اور اس پر مدار نکاح ہو اور مہر کالعدم یا برائے نام ہو وہ بھی دینے کی نیت نہ ہو تو یہ بھی وہی شغار منہی عنہ ہے اور جس قوم میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ باتیں نہ ہوں اور ایک دوسرے کی لڑکی آپس
میں لین دین اور مہر شرعی فکتہ نظر سے مقرر
کیا جائے اور کسی قسم کی بیجا شرائط نہ ہو
عورتیں اپنے مہر سے مستفید ہوتی ہوں
تو یہ نکاح۔ نکاح شغار نہیں کہلا سکتا۔
شرعاً (فتویٰ قلمی آخری صفحہ)

جب مولانا سامرودی صاحب کی مطبوعہ تحریر اور
قلمی عبارت اور زبانی شہادت سے یہ صاف ثابت
ہوا کہ وہ اوڈوں کے نکاح بٹہ مروجہ کو حرام جانتے ہیں
تو قوم اوڈ کے اہل شغار ملا مولویوں کا اپنی قوم میں یہ اعلان
کرنا کہ مولانا عبدالجلیل سامرودی بٹہ مروجہ کو جائز کہتے ہیں
سراسر باطل اور محض دھوکہ ہے۔ قوم اوڈ کو ان ملا مولویوں
کی اس دھوکہ دہی اور شر سے بچنا واجب ہے۔

دیگر یہ عرض ہے کہ راقم الحروف نے نکاح بٹہ
مروجہ کی حرمت پر ایک مختصر سا رسالہ لکھا ہے جس کا
نام " فیصلہ سید الابرار حرمت نکاح شغار "
ہے اس میں اس مسئلہ کی حقیقت اور حرمت خوب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کی گئی ہے۔ اور آخر میں انعامی اشتہار بھی دیا گیا ہے۔ پس اگر قوم اوڈ کے ملا مولویوں کے پاس اس بٹہ مروجہ کی علت کا ثبوت موجود ہے تو ان کو چاہیے کہ اجلاس عام میں اس کو ہمارے سامنے پیش کر کے یک صد روپیہ انعام حاصل کریں +

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر کام کیلئے قرآنی تعویذ

اگر آپ پریشان ہیں، بے روزگار ہیں یا بیمار ہیں کسی مصیبت میں مبتلا ہیں، حاکم آپ سے ناراض ہے، بیوی ناراض ہے، شوہر ناراض ہے، غرض کسی بھی جائز مقصد کے لئے آپ کو تعویذ درکار ہو تو آپ مندرجہ ذیل پتہ پر تشریف لائیے انشاء اللہ آپ کو کتاب وسنت سے مستند اور صحیح قرآنی تعویذ دیا جائے گا۔

پتہ

مدرسہ دار السلام۔ محمدی مسجد آرٹلری میدان
بنس روڈ۔ کراچی ۱

نوٹ:۔ بذریعہ ڈاک بھی تعویذ بھیجا جاتا ہے خرچ کیلئے آٹھ آنے کے ٹکٹ آنے ضروری ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غنیۃ الطالبین مترجم

مع فتوح الغیب عربی اردو کا دوسرا ایڈیشن

الحمد للہ چھپ کر مارکیٹ میں آگیا ہے

یہ محبوب سبحانی عامل روحانی حضرت الشیخ عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی رحمۃ اللہ علیہ کی قابل قدر شہرہ آفاق تالیف ہے۔ یہ کتاب صرف اردو میں ملتی تھی۔ مگر ہم نے احباب کے اصرار اور خواہش پر اس کو عربی اردو میں طبع کرایا ہے اور پیر صاحب کی دوسری کتاب فتوح الغیب عربی اردو بھی ہم نے ساتھ ہی چھپوالی ہے۔ عربی کی تمام عبارات پر زبر۔ زیر۔ پیش۔ جزم۔ تشدید۔ مد وغیرہ سب لگے ہوئے ہیں ملک کے مشہور عالم اسم اعظم حضرت مولانا ہاشمی صاحب نے اسکی صحت فرمائی ہے ایک کالم میں عربی دوسرے کالم میں اردو ہے۔ دو جلدوں میں کامل مجلد قیمت فی جلد بارہ روپے۔ کامل چوبیس روپے۔ آج ہی پتہ ذیل سے طلب فرمائیے۔

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ شعیب حدیث منزل۔ کراچی ۱

ٹیلیفون نمبر 36686

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ